

ڈاکٹر کلام تخلیقی صلاحیتوں والے لیڈر تھے: نائب صدر جم۔ وری۔

Posted On: 30 AUG 2017 8:20PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 31 اگست: نائب صدر جمہوریہ جناب وینکیا نائیڈو نے کہا ہے کہ ڈاکٹر کلام تخلیقی صلاحیتوں والے رہنما تھے، جو ترقیاتی پالیسیوں کی ایسی راہ پر چلے ، جس پر ان سے پہلے کسی نے قدم نہیں رکھا تھا۔ یہ بات انہوں نے آج یہاں دوسرا ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام میموریل لیکچر دیتے ہوئے کہی۔

نائب صدر جمہوریہ کے لیکچر کا متن:

دوستو! آج ہم یہاں ایک مثالی صدر جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو یاد کرنے اور انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ وہ نہ صرف ملک کے 'میزائل مین' تھے بلکہ مقبول ترین 'عوام کے صدر' بھی تھے۔

ڈاکٹر کلام حقیقی معنوں میں ایک غیر معمولی انسان تھے انہوں نے اپنی زندگی سے اس حدیث کی تعلیم کی وضاحت کی ہے جس کا بہت زیادہ حوالہ دیا جاتا ہے کہ "اگر کوئی شخص علم کی تلاش میں کسی راستے پر سفر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے سفر کو جنت کے ایک راستے کا سفر بنا دیتا ہے۔"

ڈاکٹر کلام کا تعلق ایک غریب خاندان سے تھا۔ بچپن میں وہ اپنے خاندان کی آمدنی میں اضافے کے لئے اخبار تقسیم کرتے تھے۔ انہوں نے انتہائی مشکل حالات میں اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھا اور ہندوستان کے ایک نمایاں خلا اور میزائل کے سائنس دان بن گئے۔ اور جیسا کہ ہم سبھی جانتے ہیں، بعد میں وہ صدر جمہوریہ بنے۔ یہ اس ملک کی عظمت ہے کہ ایک اخبار بانٹنے والا لڑکا صدر جمہوریہ ہند بن گیا۔ یہ ہندوستان کی خوبصورتی ہے جو ایک عام آدمی کو صدر جمہوریہ بنا دیتی ہے۔ یہ ہندوستانی تہذیب کی عظمت ہے، ہندوستانی ثقافت کی عظمت ہے۔ ہمارے پاس متعدد مثالیں ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم کا تعلق بھی ایک غریب خاندان سے ہے۔ وہ پلیٹ فارم پر چائے فروخت کیا کرتے تھے، وہ ہندوستان کے وزیر اعظم بن گئے ہیں۔ میں بھی ایک کسان کا بیٹا ہوں۔ میرے خاندان کا کوئی بھی فرد سیاست میں نہیں ہے، کوئی اعلیٰ تعلیمی یافتہ بھی نہیں ہے۔ اسکول جانے کے لیے مجھے تین کلومیٹر پیدل چلنا پڑتا تھا۔ یہ ہمارے جمہوری نظام کی عظمت ہی ہے جس نے مجھے نائب صدر جمہوریہ ہند بنا یا ہے۔

مذہب، عبادت کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ ہمیں اپنی ثقافت، وراثت، عظیم تہذیب پر فخر ہونا چاہیے۔ ہر ایک مذہب عظیم ہے اور ہمیں مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔

اپنے عہدے کا لحاظ کئے بغیر ڈاکٹر کلام ہمیشہ سادگی کے ساتھ رہے۔ وہ ہر کسی کے ساتھ محبت اور شفقت سے پیش آتے تھے، چاہے وہ کوئی اعلیٰ عہدے والا شخص ہو یا نچلے عہدے والا۔ درحقیقت یہ ان کی شفقت کا ہی اثر تھا کہ بچے اور جوان ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ جہاں کہیں وہ جاتے تھے طلبا اور بچوں کا ایک ہجوم جمع ہوجاتا تھا۔ اصل میں یہ ایک قسم کی مقبولیت تھی، جو انہوں نے حاصل کی تھی۔

وہ چاہتے تھے کہ 2020 تک ہندوستان تبدیل ہوجائے، ایسی ترقی کرے کہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اپنا ایک مقام حاصل کرلے اس کو وہ ویژن 2020 کہا کرتے تھے۔

1990 کی دہائی کے اواخر میں ہی ٹیکنالوجی ، انفارمیشن ، فارکاسٹنگ اینڈ اسسمنٹ کونسل کے سربراہ کے طور پر ہی ٹکنالوجی ویژن فار انڈیا اپن 2020 کے عنوان سے ایک اہم دستاویز تیار کرنے میں انہوں نے اہم رول ادا کیا تھا۔

بعد میں وائی ایس راجن کے ساتھ مل کر ڈاکٹر کلام نے ایک کتاب کی تصنیف کی جس کا عنوان تھا "2020 اے ویژن فار دی نیو ملینیم"۔ اس کتاب کے پیش لفظ میں مصنفین نے لکھا تھا، "ہم اپنے حکمرانی کے نظام اور سماجی اور سیاسی دباؤ سے واقف ہیں۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں ایسے پروجیکٹوں کو نافذ کرنے کا تجربہ ہوا جن میں فیض یافتگان کے طور پر مختلف طبقات کے لوگ تھے اور ایسے پروجیکٹوں کو نافذ کرنے کا بھی تجربہ ہوا جن میں زبردست کمرشیل دباؤ کا سامنا کرنا پڑا اور پھر اعلیٰ سطحی پروجیکٹ مثلاً مصنوعی سیارہ یا لائچ وپیکل یا میزائل پروجیکٹ کو تکمیل تک پہنچانے کا بھی تجربہ حاصل ہوا۔ ان اسکیموں پر عمل کے دوران ہمیں طرح طرح کے تجربات ہوئے، جنہوں نے اس کتاب کی تشکیل کے لیے بنیادی معلومات کے طور پر کام کیا۔

ان حقائق کے پیش نظر اور ہندوستان اور دیگر ممالک کی متعدد ویژن رپورٹوں کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی ہمیں مستحکم یقین ہے کہ 2020 ہندوستان ترقی یافتہ ملک کی حیثیت حاصل کرسکتا ہے۔ ہندوستان کے عوام اپنی موجودہ غریبی کی حالت سے اوپر اٹھ سکتے ہیں اور وہ اپنی بہتر صحت، تعلیم اور خوداعتمادی کے جذبے کے ساتھ بہتر طریقے سے ملک کی تعمیر اور ترقی میں حصہ لیں گے۔"

ہندوستان کو اپنے خوابوں کے مطابق بنانے کے لیے ڈاکٹر کلام نے پانچ بنیادی شعبوں کے لیے ایکشن پلان کا خاکہ تیار کیا تھا، ان میں زراعت اور فوڈ پروسیسنگ، تعلیم اور صحت دیکھ ریکھ، اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹکنالوجی، بنیادی ڈھانچے کی ترقی، قابل اعتبار کوالٹی والی بجلی، زمینی نقل و حمل اور دیہی و شہری علاقوں کے لیے بنیادی ڈھانچہ شامل ہیں۔

گذشتہ سات دہائیوں کے دوران زراعت سے لے کر سائنس اور ٹکنالوجی تک مختلف شعبوں میں جو ترقی ہوئی ہے اس پر ہم فخر کرسکتے ہیں پھر بھی یہ سوال اٹھائے جانے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اس سے بہتر کرسکتے تھے۔

دہشت گردی معاشرے کے لیے ایک بڑی لعنت ہے۔ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ یہ بدقسمتی ہے کہ کچھ لوگ دہشت گردی کو کسی مذہب سے جوڑتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کوئی بھی مذہب دہشت گردی کی حمایت نہیں کرتا۔ کوئی بھی مذہب دہشت گردی نہیں سکھاتا اور کوئی بھی مذہب دہشت گردی کو تسلیم نہیں کرتا۔

ہم ایک ایسے ہندوستان کی تعمیر کرسکتے ہیں جس کا خواب بابائے قوم مہاتما گاندھی، ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، پنڈت دین دیال اُپادھیائے اور ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے دیکھا یعنی ایک ایسا ہندوستان، جہاں کسی قسم کا ہمید بھاؤ نہ ہو، جہاں شہری اور دیہی کی تفریق نہ ہو، جہاں کسان دولت مند ہوں، جہاں خواتین کا احترام کیا جائے، جہاں خواتین کو ہر شعبے میں مردوں کے برابر حقوق کے ساتھ مسابقت کا موقع ملے اور جہاں غریب ترین شخص بھی خوشحال ہوگیا ہو، لائن میں سب سے پیچھے بیٹھنے والے شخص کو اس کا حق ملنا ہی چاہیے۔

فوڈ سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے زراعت کو کسان کے لیے منافع بخش بنانے کی ضرورت ہے۔ بابائے قوم کے خواب کے مطابق "رام راجیہ" اسی صورت میں آسکتا ہے، جب کہ یہاں پر "گرام راجیہ" قائم ہوجائے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے پارلیمنٹ سے لے کر پنجایت تک سبھی کو پوری یکسوئی اور لگن کے ساتھ ایک نئے ہندوستان کی تعمیر کے لیے کام کرنا ہوگا۔

دوستو، میں چاہتا ہوں کہ ملک کے تمام شہری مستقبل کے بارے میں سوچیں اور یہ یقینی بنانے کے لئے کام کریں کہ ہماری آنے والی نسلوں کو ایسی زمین وراثت میں ملے جو کہ خوبصورت ہو، مالا مال ہو، ہری بھری اور رہنے لائق ہو۔

شکریہ، جے ہند

(م ن - اگ - ن ر - 31.08.2017)

U - 4292

